# اِزالۃ الاوہام

جلد ۱

متکلم اسلام، محقق مذاہب عالم، مجاہد حق حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی ؒ کی ردِ عیسائیت پر فارسی زبان میں سب سے پہلی نایاب کتاب جو موصوف نے ۱۲۶۹ھ/۱۸۴۸ء میں تصنیف کی جس میں عیسائیت کے بڑے اعتراضات کے الزامی تحقیقی، عقلی ونقلی، مکمل ومدلل، جامع ومسکت جوابات دیے گئے ہیں نیز مسئلہ تثلیث اور بشارات محمدی ﷺ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔




تالیف

متکلم اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ وتقدیم شرح وتحقیق

مولانا ڈاکٹر محمد اسماعیل عارفی

تقریظ پسند فرمودہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم



مکتبہ دار العلوم کراچی

# اِزالۃ الاوہام

## جلد ۱

متکلمِ اسلام، محققِ مذاہبِ عالم، مجاہدِ حق حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی ؒ کی ردِّ عیسائیت پر فارسی زبان میں سب سے پہلی نایاب کتاب جو موصوف نے ۱۲۶۹ھ/۱۸۲۸ء میں تصنیف کی جس میں عیسائیت کے بڑے اعتراضات کے الزامی تحقیقی، عقلی ونقلی، مکمل ومدلل، جامع ومسکت جوابات دیے گئے ہیں نیز مسئلہ تثلیث اور بشاراتِ محمدی ﷺ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔


تالیف

متکلمِ اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ

اردو ترجمہ وتقدیم شرح وتحقیق

مولانا ڈاکٹر محمد اسماعیل عارفی

تقریظ پسند فرمودہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم



مکتبہ دار العلوم کراچی

# حرفِ آغاز

الحمد لحضرۃ الجلالہ والنعت لخاتم الرسالہ امّا بعد:

برصغیر میں برطانوی استعمار کے دور میں جب اسلام خطروں میں گھرا ہوا تھا، عیسائی مشنری گھات میں لگے ہوئے تھے، تعلیماتِ اسلام پر شدید نکتہ چینی ہو رہی تھی اور پیغمبرِ اسلام ﷺ کی شخصیتِ مقدسہ پر کیچڑ اچھالا جا رہا تھا انہی دنوں برصغیر کے ایک عظیم بزرگ وکیلِ اسلام، محققِ عیسائیت حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ نے پوری قوت کیساتھ اسلام کے گرد پوری وفا کا پہرہ دیا۔ انہوں نے مسیحی لٹریچر کا وسیع و عمیق مطالعہ فرما کر ردِ عیسائیت کے محاذ پر اسلام کے بہادر سپاہی کی حیثیت سے نہایت ہی مفید خدمات انجام دیں، کامیاب مناظروں کی نوبت آئی، حق غالب ہوا اور باطل دُم دبا کر بھاگ گیا۔ تاریخ انہیں بجا طور پر ''سلطان المناظرین'' کا لقب عطا کرتی ہے۔ موصوفؒ نے چند کتابیں بھی لکھیں آپ کی تصنیفات موضوع پر مرکزی حیثیت رکھتی ہیں اور مسلمانوں کی علمی وراثت کا بہترین اثاثہ ہیں۔ عیسائیت پر انکی پہلی تصنیف ''ازالۃ الاوہام'' ہے جو انہوں نے فارسی زبان میں لکھی۔ ان دنوں برصغیر کی سرکاری زبان فارسی تھی۔ مولانا کی یہ کتاب مسیحیوں کی کسی مستقل کتاب کا رد نہیں بلکہ عیسائیت کی طرف سے اسلام پر اٹھنے والے عمومی و اصولی اعتراضات کے جامع مدلل و مسکت الزامی و تحقیقی جوابات پر مشتمل ہے۔ پانچ سو اڑسٹھ (۵۶۸) صفحات کی کتاب ہے جس میں ایک مقدمہ اور چار ابواب ہیں جب کہ ہر باب میں تین فصول ہیں۔ مقدمہ میں کتب عہد عتیق و جدید کا تعارف، بائبل کی قابلِ اعتراض عبارات اور تحریفات کا مفصل

بیان ہے۔ باب اول کی فصل اول میں دس اعتراضات کے جواب دیئے گئے ہیں جن میں مسئلہ نسخ، معراج، شق القمر، حجابِ نسواں، وجودِ جنات، حکمتِ جہاد، نسب نبوی ﷺ از اولادِ ہاجرہ علیہا السلام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ فصل دوم میں قرآنِ عزیز سے متعلق اور فصل سوم میں حدیث سے متعلق دس دس اعتراضات کے جوابات ہیں۔ باب دوم کی فصل اول میں انسانیت ونبوتِ حضرت مسیح علیہ السلام کا مدلل اثبات ہے۔ فصل دوم میں عہد جدید سے اور فصل سوم میں عہد عتیق سے الوہیتِ حضرت مسیح علیہ السلام کا بطلان ثابت کیا گیا ہے۔ باب سوم کی فصل اول میں قومِ یہود بنی اسرائیل کی تاریخ واحوال، عادات وقبائح کا ذکر ہے۔ فصل دوم میں ختم المرسلین ﷺ کے متعلق حضرت مسیح علیہ السلام کی اٹھارہ (۱۸) بشارات کا نہایت ایمان افروز تذکرہ ہے جبکہ فصل سوم میں بھی حضرت مسیح علیہ السلام کی آٹھ (۸) پیشینگوئیوں کا مبسوط بیان ہے۔ باب چہارم کی فصل اول میں چار اہم ضروری فوائد بتائے گئے ہیں۔ فصل دوم میں محسنِ انسانیت سید المعصومین ﷺ پر کیے گئے دس بڑے اعتراضات کے جوابات ہیں جنکی صدائے بازگشت آج بھی مغربی دنیا اور بے دین حلقوں میں پائی جاتی ہے جبکہ فصل سوم میں توریت، انجیل، صحفِ انبیاء علیہم السلام سے رسالتِ محمدی ﷺ کے اثبات پر تیئیس (۲۳) براہینِ قاطعہ نہایت شرح وبسط کیساتھ ذکر کیے گئے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ کتاب نہایت ہی مفید مباحث پر مشتمل ہے اور عیسائیت کے تمام عقائد وافکار کا مفصل تنقیدی جائزہ ہے۔ اہمیتِ کتاب کیلئے مصنف کا نام ہی بڑی مضبوط شہادت ہے اور واقعی اسمِ بامسمّٰی ہے کیونکہ مولانا نے دنیائے عیسائیت کے نہایت سطحی اوہام وظنون کو اس طرح زائل کیا ہے کہ شکوک وشبہات کی تاریکی چھٹ جاتی ہے اور حق وصداقت کا اجالا ہوتا چلا جاتا ہے۔

کتاب صرف ایک بار ۱۲۶۹ھ ۱۸۴۸ء میں ''سید المطابع شاہجہان آباد'' سے طبع

ہوئی اور ایک حادثہ میں اکثر نسخے ضائع ہوگئے دوبارہ اشاعت کی نوبت نہیں آئی۔ مصوّرات (Photo Copies) کی شکل میں ایک آدھ کتب خانہ میں موجود ہے۔اس امر کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ مولانا کی یہ کتاب اردو ترجمہ، تحقیقی حواشی اور تفصیلی مقدمہ کیساتھ اہلِ علم کی خدمت میں پیش ہو چنانچہ اسی مقصد کے پیشِ نظر پی ایچ ڈی کے تحقیقی کام کے طور پر اسکا انتخاب کیا گیا۔

---

## متنِ کتاب پر تحقیقی کام

متنِ کتاب پر ہم نے درج ذیل کام کیے۔

(۱) متن کا سلیس اردو ترجمہ کیا۔ترجمہ میں یہ کوشش کی گئی کہ عبارت رواں ہو، مصنفؒ کا کلام پوری دیانت کیساتھ ترجمہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے متن کے ترجمہ میں اپنی طرف سے کچھ اضافہ نہیں کیا۔اپنی کوئی بات لکھنا چاہی تو اُسے حواشی میں درج کیا۔متن میں بین القوسین بھی کوئی چیز نہیں بڑھائی گئی لہٰذا پورے یقین کیساتھ کہا جاسکتا ہے کہ یہ ترجمہ خالص مصنفؒ کی تحریر کا اردو جامہ ہے۔

(۲) متن میں جہاں بائبل کے حوالے آئے ہیں وہاں اردو بائبل (کتاب مقدس) سے ترجمہ لکھا تا کہ مسیحی حضرات کیلئے زیادہ قابلِ اعتماد رہے۔

(۳) جہاں بائبل کا موجودہ اردو ترجمہ متنِ کتاب سے مختلف ہوا وہاں متن کو اصل بنا کر ترجمہ کیا اور اختلافِ تراجم و نسخ کی توضیح و تنقیح حواشی میں کردی۔

(۴) متن کی تمام مباحث و ابواب کے عنوانات قائم کیے تا کہ قاری کیلئے سہولت ہوجائے

ہوئی اور ایک حادثہ میں اکثر نسخے ضائع ہوگئے دوبارہ اشاعت کی نوبت نہیں آئی۔ مصوّرات (Photo Copies) کی شکل میں ایک آدھ کتب خانہ میں موجود ہے۔اس امر کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ مولانا کی یہ کتاب اردو ترجمہ، تحقیقی حواشی اور تفصیلی مقدمہ کیساتھ اہلِ علم کی خدمت میں پیش ہو چنانچہ اسی مقصد کے پیشِ نظر پی ایچ ڈی کے تحقیقی کام کے طور پر اسکا انتخاب کیا گیا۔

---

## متنِ کتاب پر تحقیقی کام

متنِ کتاب پر ہم نے درج ذیل کام کیے۔

(۱) متن کا سلیس اردو ترجمہ کیا۔ترجمہ میں یہ کوشش کی گئی کہ عبارت رواں ہو‘ مصنفؒ کا کلام پوری دیانت کیساتھ ترجمہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے متن کے ترجمہ میں اپنی طرف سے کچھ اضافہ نہیں کیا۔اپنی کوئی بات لکھنا چاہی تو اُسے حواشی میں درج کیا۔متن میں بین القوسین بھی کوئی چیز نہیں بڑھائی گئی لہذا پورے یقین کیساتھ کہا جاسکتا ہے کہ یہ ترجمہ خالص مصنفؒ کی تحریر کا اردو جامہ ہے۔

(۲) متن میں جہاں بائبل کے حوالے آئے ہیں وہاں اردو بائبل (کتاب مقدس) سے ترجمہ لکھا تاکہ مسیحی حضرات کیلئے زیادہ قابلِ اعتماد رہے۔

(۳) جہاں بائبل کا موجودہ اردو ترجمہ متنِ کتاب سے مختلف ہوا وہاں متن کو اصل بنا کر ترجمہ کیا اور اختلافِ تراجم و نسخ کی توضیح و تنقیح حواشی میں کردی۔

(۴) متن کی تمام مباحث وابواب کے عنوانات قائم کیے تاکہ قاری کیلئے سہولت ہوجائے